پروفیسر خالد شبیر احمد

ضیغم احرار شیخ حسام الدینؒ

(۲۱ جون ۲۰۰۱ء کو دفتر مجلس احرار اسلام لاہور میں منعقدہ سیمینار میں پڑھی گئی)

حق گو تھا، حق پسند تھا حق کا نقیب تھا
وہ آسمانِ شوق ، عجیب و غریب تھا

احرار پر وہ ضیغمِ احرار تھا فدا
ہر زاویے سے منفرد ، مردِ حبیب تھا

قلب و جگر میں اُس کے تھی آتش جنون کی
حرفوں میں آگ بھرتا تھا ایسا خطیب تھا

دل پتھروں کے اُس کی نوا سے ہوئے ہیں شق
وہ داستانِ دُرد کا ہاں عندلیب تھا

ٹھوکر پہ اُس کے پاؤں کی تھی سطوتِ فرنگ
غیرت کا تھا بگولا وہ حق کا مجیب تھا

علاجِ تشنگی تھی اُس کی اک نظر کی بات
پتھر دلوں کو موم کرے وہ طبیب تھا

حرفوں کو چہرہ دیتا تھا وہ لوحِ شوق پر
خونِ جگر سے، لکھتا تھا کیسا ادیب تھا

ہر گوشِ سنگ و خشت سے ٹکرا کے چل دیا
نغمہ چاہتوں کا پر صحرا نصیب تھا

اُس کی محبتوں کے ہیں نغمے فضاؤں میں
وہ رہنوردِ شوق بھی کیا خوش نصیب تھا

میں یاد اُس کو کیا کروں جو بھولتا نہیں
دل کے قریں ہے اب بھی جو دل کے قریب تھا

خالدؔ ہے یہ آشفتہ سری جس کے فیض سے
میں اُس کا ہوں نقیب وہ حق کا نقیب تھا